آنحضرت ﷺ کا مقام ختم نبوت — ختم نبوت کا حقیقی مفہوم

نبی اکرم ﷺ کا مقام خاتم النبیین

قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی جو صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان میں آپؐ کا مقام خاتم النبیین پر فائز کیا جانا آپؐ کی ایسی صفت ہے جو آپؐ کو دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سے ممتاز کرتی ہے اور جس میں دوسرا کوئی نبی آپؐ کا شریک نہیں ہے۔ بدقسمتی سے اس عظیم الشان صفت کو نہ صرف یہ کہ درست طور پر سمجھا نہیں گیا اور اس کی عالیشان حیثیت کا کماحقُّہ ادراک نہیں کیا گیا بلکہ اس کے معانی و مطالب کو مسخ کر کے فیض رسانی کی بجائے نبی اکرم ﷺ کو ایک ایسے وجود کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جس نے ضرورتِ زمانہ کے باوجود رسالت و نبوت کا، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی نعمت، رحمت، فضل اور احسان قرار دیا ہے، دروازہ بند کر کے نعوذ باللہ انسانیت کو مایوسی کی اتھا گہرائیوں میں ہی نہیں بلکہ موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

خاتم النبیین — فیض رساں مہر

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اکرم ﷺ کے مقام خاتم النبیین کی یہ تشریح فرمائی کہ آپؐ فیض رساں مہر ہیں جن کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔

> "اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100 حاشیہ)

چند قدیم و جدید مسلمان علماء نے بھی مقام خاتم النبیین کی یہی تشریح بیان کی ہے۔

''اور نصوص متواترہ اولیاء کرام وائمہ عظام و علماء اسلام سے مبر ہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دُنیوی، ظاہری یا باطنی۔ روزِ اول سے اب تک اور اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جنّ یا حیوان، بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی، یا ملتی ہے یا ملے گی، اُس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے یا کھلے گی۔ انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یا بٹے گی، یہ سرّالوجود اور اصل الوجود خلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''انا ابو القاسم اللّٰہ یعطی و انا قاسم '' رواہ الحاکم فی المستدرک، صحیحہ و اقرّہ الناقدون۔''(احمد رضا خاں بریلوی۔ جزاہ اللہ عدوّہ۔ صفحہ 23)

''بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم انبیاء کی روحانیت عظمیٰ سے ہی مستفیذ ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفیذ ہوتے ہیں حالانکہ اس وقت سورج دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے سارے مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ﷺ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔(شبیر احمد عثمانی۔ تفسیر عثمانی سورہ احزاب حاشیہ 3)

موصوف بالذات اور بالعرض

مولانا قاسم نانوتویؒ صاحب اور چند دیگر دیوبندی علماء لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وصف نبوت سے موصوف بالذات ہیں جبکہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام موصوف بالعرض ہیں یعنی آپؐ کی نبوت کسی دوسرے کا فیض نہیں جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا فیض ہے۔

''سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپؐ کا فیض ہے پر آپؐ کی نبوت کسی کا فیض نہیں۔''(تحذیر الناس۔ صفحہ 4)

پس جو شخص خاتم نبوت ہو گا اس کو نبی الانبیاء اور سید الرسل ہو نا ضروری ہے اور جتنے کمالاتِ نبوت ہوں گے وہ سب اس میں اوّلاً و بالذات کامل درجہ کے موجود ہوں گے اور دوسروں میں اس کا فیض ہو گا۔ جہاں کہیں نبی ہوں اور جس زمانہ کے رسول ہوں سب کا وہ سردار اور رئیسِ اعظم ہو گا۔ سب اس کے خوشہ چیں ہوں گے اور وہ کسی کا ان میں سے محتاج نہ ہو گا۔ (حسین احمد مدنی۔ الشہاب الثاقب۔ صفحہ 256,257)

''حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا''

(آفتاب نبوت۔ صفحہ 82۔ قاری محمد طیّب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند)

''اِس کے بعد ہم یہ بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ یہ تحقیق کہ آنحضرت ﷺ خاتم زمانی ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم مرتبی اور خاتم ذاتی بھی ہیں یعنی آپ نبی بالذات ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نبی بالعرض۔ آپ کو کمالاتِ نبوت اللہ تعالیٰ نے براہ راست عطا فرمائے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو آنحضرت ؐ کے واسطے سے۔۔۔ عالم میں جو کچھ نعمت روحانی یا جسمانی دۃ نیوی یا دینی، ظاہری یا باطنی کسی کو ملی ہے وہ آنحضرت ﷺ ہی کے دستِ کرم کا نتیجہ ہے اور چونکہ نبوت بھی ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی نعمت ہے، لہٰذا وہ بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حضور ؐ ہی کے واسطہ سے ملی ہے اور اسی حقیقت کا نام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی اصطلاح میں خاتمیتِ ذاتی اور خاتمیت مرتبی ہے۔''(منظور نعمانی: فیصلہ کن مناظرہ۔ ص۔ 61)

''یعنی مرتبہ حضور کا خاتمیت ذاتی کا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ وصف نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں اور دوسرے سب انبیاء کرام علیہم السلام موصوف بالعرض اور آپ کے واسطے سے، جیسا کہ عالمِ اسباب میں موصوف بالنور بالذات آفتاب ہے اور اس کے ذریعہ سے تمام کواکب قمر وغیرہ اور دیگر اشیاء ارضیہ متصف بالنور ہوتی ہیں''(ملفوظات انور شاہ کشمیری۔ صفحہ 67)

کیا مہر کے ذریعہ صرف ایک نبی بنا

اس معنی پر یہ اعتراض کیاجاتاہے کہ اگر خاتم کا مطلب نبی تراش مہر لیاجائے تو پھر لفظ ''خاتم النبیین'' کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی مہر کے ذریعہ بہت سے انبیاء آنے چاہئیں تھے لیکن احمدیہ مسلم جماعت کے مطابق صرف ایک ہی نبی یعنی سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تشریف لائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ، جیسا کہ قدیم وجدید علماء کے محولہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ جس کو بھی نبوت ملی ہے آپ ﷺ کی مہر لگ کر ہی ملی ہے، نبی اکرم ﷺ نہ صرف اپنے سے بعد میں آنے والوں کے لئے مُصدق ہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی تصدیقی مہر سے ہی کوئی نبی بن سکتا ہے، بلکہ آپ ﷺ سے پہلے آنے والے تمام انبیاءؑ کو بھی آپ ﷺ کی تصدیق سے ہی نبی ماناجاتاہے۔ دنیابھر کے مذاہب کے پیروکار اپنے اپنے نبی کے علاوہ باقی سب کا انکار کرتے ہیں۔ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو نبی اکرم ﷺ سے پہلے آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام کو ماننے کا حکم دیتا، ان کی سچائی کی تصدیق کرتا، اور ان کو ماننا رکن ایمان قرار دیتاہے۔ نبی اکرم ﷺ کا مرسلین کے مصدق ہونے کا یہ منصب قرآن مجید میں بیان فرمایاگیا ہے۔

﴿37:38﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو حق لے کر آیاتھا اور سب رسولوں کی تصدیق کرتا تھا۔

خاتم کا مطلب مہر

احادیث میں بھی انگوٹھی اور مہرِ تصدیق کے لئے لفظ خاتم ہی استعمال کیاگیا ہے

''البراءَ بن عازب رضی اللہ عنہ یقولُ نھانا النبی ﷺ عن خاتَم الذھب'' (بخاری۔ کتاب اللباس)

براء بن عازبؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے روکا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اَنَّ نبی اللّٰہ ﷺ اراد ان یکتُبَ الٰی رھطٍ او اُناسٍ من اعاجم فقیل لہٗ: انھم لا یَقبَلوُنَ کتٰبًا الا علیہ خاتَم ۔ فاتخذَ نبیُ ﷺ خاتمًا مِن فضۃ نقشہٗ محمد رسول اللّٰہ۔۔۔ (بخاری، کتاب اللباس)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کو خط لکھنا چاہا تو آپؐ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس

وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس پر یہ نقش تھا۔ ''محمد رسول اللہ''

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ '' ... و من جُرح جراحة في سبيل اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِخَاتَمِ الشُّهَدَاء ... (مسند احمد۔ رواۃ الصحابہ ضمن مسند النساء)

حضرت ابی الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں کوئی زخم کھایا تو اللہ تعالیٰ اس پر شہداء کی مہر لگائے گا

خاتم کا مطلب افضل

الخاتم یجب ان یکون افضل الّا ترىٰ انّ رسولنا ﷺ لمّا کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء (تفسیر کبیر۔ جلد 22 صفحہ 34۔ سورہ طٰهٰ۔ زیر تفسیر آیت رب اشرح لی صدری)

خاتم کے لئے لازم ہے کہ وہ افضل ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہمارے رسول ﷺ جب خاتم النبیین ہوئے تو تمام انبیاءؑ سے افضل ہو گئے۔

ما روى في حديث المعراج من حديث أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أبي العافية فيما يذكر من مجتمع الأنبياء في المسجد القصى: فيذكر كل نبي منّة الله عليه۔ فكان من قول رسول الله ﷺ انه قال: وجعلنى خاتمًا و فاتحًا۔ فقال ابراہیم عليه السلام: بهذا فضلكم محمد! (ختم الاولياء الحكيم الترمذی متوفی ۳۱۸ھ۔ الفصل الثامن خاتم الاولياء و خاتم الانبياء۔ صفحه 342)

حدیث معراج میں ذکر ہوا ہے کہ مجمع انبیاء میں تمام نبیوں نے اپنے اپنے اوپر اللہ کے احسانات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے خاتم اور فاتح بنایا ہے۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اے محمد یہی آپ کی فضیلت ہے۔

''حضرت رسول اللہ ﷺ پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔اس لئے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔''(محمد قاسم نانوتوی۔ حجۃ الاسلام۔ صفحہ 53)

ختم نبوت کا حقیقی مفہوم

ختم نبوّت ان اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے جس کی تشریح میں اختلاف کی بناء پر غیر احمدی علماء جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ غیر احمدی مسلمان علماء ایک طرف تو بڑی شدومد سے اور متعدد احادیث پیش کر کے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قطعی طور پر آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی آئے گا۔ حالانکہ خود نبی اکرم ﷺ اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی خبر دے چکے ہیں (عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) ''لیس بینی و بین عیسی نبی و انّہٗ نازلٌ-----''(ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم باب خروج الدجّال) میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ یقیناً نازل ہوگا۔

استثنائی نبوت

غیر احمدی علماء نبی اکرم ﷺ کو قطعی طور پر آخری نبی قرار دینے اور ان کے بعد کسی نبی کے آنے کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ ہی اس قطعیت میں ایک استثناء مانتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے بعد قربِ قیامت میں ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔

''آپؐ نے خبر دی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، مگر اس سے وہ عقیدہ مستثنیٰ ہے جس کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔''(امام ابن حزم۔ تحفہ قادیانیت۔ جلد سوم۔ صفحہ 84)

اسی طرح مولوی انور شاہ کشمیری صاحب مقدمہ بہاولپور میں گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں:

’’مدعیہ کی طرف سے جیسا کہ اوپر درج کیا گیا۔ بحوالہ آیاتِ قرآنی واحادیث واجماعِ امّت یہ دکھلا دیا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے کہ اس کی استثناء حضور نے خود کر دی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔‘‘(ص۔68)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی، نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے، اسی استثنائی نبوت کا دعویٰ فرمایا:

’’عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیّت کی چادر پہنائی گئی۔‘‘(کشتی نوح روحانی خزائن جلد۔19 صفحہ 16,15)

ختم نبوت — مشروط یا غیر مشروط

غیر احمدی علماء خود تو مشروط ختم نبوت کے قائل ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی ماننے کے باوجود آپؐ کے بعد ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں، لیکن احمدیہ مسلم جماعت سے غیر مشروط ختم نبوت ماننے پر اصرار کیا جاتا ہے۔ علماء عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت ختم نبوت کی منکر ہے جبکہ پچھلے چودہ سو برس سے ختم نبوت بمعنی نبوت کا ہر طرح سے اختتام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے اور یہ کہ اس تشریح سے سر مو انحراف کرنے والا متفقہ طور پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور احمدیہ مسلم جماعت کا لٹریچر اس بات پر گواہ ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد۔

احمدیہ مسلم جماعت قرآن وحدیث کی بنیاد پر ختم نبوت کی یہ تشریح پیش کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد شرعی نبوت ختم ہو چکی ہے لیکن آپؐ کی اتباع سے اور آپؐ کی مہر لگ کر اس امت میں پیدا ہونے والا فرد غیر تشریعی نبوت پاسکتا ہے اور یہ کہ یہ عقیدہ احمدیہ مسلم جماعت نے اس دور میں ایجاد نہیں کیا بلکہ قدیم بزرگوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد بغیر شریعت کے نبوت جاری ہے۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ایک ایسے ہی غیر تشریعی نبی ہونے کا تھا۔ حضورؑ فرماتے ہیں

’’یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔اور جس کے معنی یہ ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلعم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔یہ الزام میرے پر صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ ہمیشہ سے اپنی ہر ایک کتاب میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوّت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے‘‘(خط اخبارِ عام 26 مئی 1908۔احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 297)

آیت خاتم النبیین میں دو اعتراضات کے جوابات

کفّار کی طرف سے نبی اکرم ﷺ پر دو اعتراضات کئے گئے تھے۔(۱) اگر نبی اکرم ﷺ زیدؓ کے والد ہیں تو اس کی مطلّقہ بیوی اور اپنی مطلّقہ بہو سے شادی کیسے کر سکتے ہیں۔(۲) اگر نبی اکرم ﷺ زیدؓ سمیت کسی مرد کے والد نہیں ہیں تو (نعوذ باللہ) ابتر ہوئے۔ان دونوں اعتراضات کے یہ جواب دیئے گئے کہ محمد ﷺ زیدؓ سمیت تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اس لئے زیدؓ کی مطلّقہ بیوی سے اُن کا نکاح حرام نہیں۔دوسرا یہ کہ محمد ﷺ ابتر نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے تمام امّت کے روحانی باپ تو ہیں ہی لیکن اس سے بھی بڑھ کر خاتم النبیین یعنی انبیاء علیہم السلام کے بھی روحانی باپ ہیں۔پھر دوسری آیات میں امت کے روحانی باپ ہونے کو یہ کہہ کر مزید مضبوط اور گہرا اقرار دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ مؤمنوں کی مائیں ہیں ﴿33:7﴾...وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ..اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ اور تمام مؤمنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ﴿49:11﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ... مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔عربی لغت کے لحاظ سے بھی خاتم النبیین کا معنی نبیوں کا باپ لیا جا سکتا ہے کیونکہ خَاتَم ت کی زبر کے ساتھ اسمِ آلہ ہے یعنی ایسی مہر جس سے نقش پیدا کئے جاتے ہیں اور اولاد بھی باپ کا نقش ہوتی ہے جیسا کہ عربی محاورہ ہے ’’اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيْهِ‘‘۔نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:’’إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ۔بلاشبہ میں تمہارے لئے والد کی مانند ہوں۔تمہیں سکھاتا ہوں۔‘‘(ابوداؤد کتاب الطھارۃ، قضائے حاجت کے احکام و مسائل) لہٰذا ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کا مطلب آیت کے سیاق و سباق کے ساتھ ساتھ دیگر آیات کی روشنی میں آخری نبی نہیں ہے بلکہ ایسی اولاد کے باپ کے ہیں جس میں انبیاءؑ بھی شامل ہیں۔

خاتم النبیین——پہلا نبی یا آخری نبی

’’عن أبي هريرة، قال: قالوا: يا رسول الله! متىٰ وجبت لک النبوّة؟ قال و آدم بين الرُّوحِ والجسَدِ، رواه الترمذی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر نبوت کب واجب ہوئی۔آپؐ نے فرمایا اس وقت جبکہ آدم اپنی روح اور جسم کے درمیان تھا۔اسے ترمذی نے روایت کیا۔(مشکوٰۃ کتاب الفضائل والشمائل باب فضائل سیّد المرسلینؐ)

''اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ''

میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب آدم اپنی مٹی میں گندھا ہوا پڑا تھا۔(مشکوٰۃ کتاب الفضائل والشمائل باب فضائل سیّد المرسلینؐ)

گویا نبی اکرم ﷺ کو نہ صرف یہ کہ سب سے پہلے نبوت عطا ہو چکی تھی بلکہ آپؐ کو خاتم النبیین بھی بنایا جا چکا تھا اور تمام انبیاء علیھم السلام کو آپؐ کے بعد ہی نبوّت ملی ہے۔

آخری نبی کون۔آنحضرت ﷺ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام؟

غیر احمدی علماء کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد کے وقت نبی ہونگے۔چنانچہ وہ اگر نبی اکرم ﷺ کے بعد تشریف لائیں گے تو آخری نبی وہی ٹھہریں گے۔اسی بناء پر مندرجہ ذیل حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے آنے والے مسیح کو آخری نبی قرار دیا ہے۔

''لیدرکنّ الدجالُ قومًا مثلکم او خیرًا منکم ، ولن یخزی اللّٰہُ امّۃً انا اولھا و عیسی ابن مریم آخرھا۔''

دجّال کا سامنا تمہارے جیسی یا تم سے بہتر قوم سے ہو گا اور اللہ اس امّت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہونگے۔کنزالعمال کتاب القیامۃ صفحہ۔164)

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی امت کا ایک فرد قرار دیتے ہوئے اس امت کا آخری نبی قرار دے رہے ہیں جبکہ غیر احمدی علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ رکھنے کے باوجود اس بات پر مصر ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی اور کسی بھی طرح کا نبی نہیں آسکتا۔

زمانہ کے لحاظ سے پہلا یا آخری ہونے میں کچھ فضیلت نہیں

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ صاحب نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں بیان فرمایا جس کی تائید ان کے کچھ پیروکار بھی کر رہے ہیں، کہ زمانہ کے لحاظ سے اول و آخر ہونا کوئی فضیلت نہیں رکھتا اور یہ محض عوام کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کا مقام خاتم النبیین، جو دراصل آپؐ کی مدح و فضیلت میں بیان کیا گیا ہے وہ دراصل مقامِ خاتمیتِ مرتبی ہے۔

''اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی''۔ (تحذیر الناس صفحہ 4,5)

''علیٰ ہذا القیاس تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔ تاخر زمانی اور تقدم زمانی اور ہے اور تقدم بالشرف اور۔ تقدم و تاخر کے لئے یہ دونوں نوعیں جدی جدی ہیں۔ ایک کو دوسرے سے کچھ علاقہ نہیں۔ البتہ خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی کو تقدم باشرف ضروری ہے ورنہ آپ ہی فرمائیں کہ تاخر زمانی میں بالذات کیا فضیلت ہے''(مناظرہ عجیبہ۔ صفحہ 32)

''ختم نبوت کے دو معنی ہیں۔ اوّل ختم زمانی کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ خاتم کا زمانہ سب نبیوں کے آخر میں ہو اس کے زمانہ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو، اس کو ختم زمانی کہتے ہیں۔ پس جو شخص سب کے بعد ہو زمانہ میں اس کو خاتم اس معنی کے اعتبار سے کہہ سکیں گے چاہے وہ اپنے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اسفل ہو۔ دویم رتبی اور ذاتی اور وہ اس سے عبارت ہے کہ مراتبِ نبوت کا اس پر خاتمہ ہوتا ہو اس سلسلہ میں کوئی اس سے بڑھ کر نہ ہو جتنے مرتبے اس سلسلہ کے ہوں سب اس کے نیچے اور اس کے محکوم

ہوں۔۔۔پس جو شخص خاتم نبوت ہو گا اس کو نبی الانبیاء اور سید الرسل ہونا ضروری ہے اور جتنے کمالاتِ نبوت ہوں گے وہ سب اس میں اوّلاً و بالذات کامل درجہ کے موجود ہوں گے اور دوسروں میں اس کا فیض ہو گا۔ جہاں کہیں نبی ہوں اور جس زمانہ کے رسول ہوں سب کا وہ سردار اور رئیسِ اعظم ہو گا۔ سب اس کے خوشہ چیں ہوں گے اور وہ کسی کا ان میں سے محتاج نہ ہو گا۔ مگر ایسا شخص اس تمام مرتبہ کا خاتم ہو سکتا ہے چاہے کسی زمانہ میں پایا جاوے۔ بنظر اس کے علو مرتبے کے اور اس کی ذات والاصفات کے لئے نہ زمانہ اوّل ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر۔“

(حسین احمد مدنی صاحب: الشہاب الثاقب۔ صفحہ 256,257)

حافظ عزیز الرحمٰن صاحب خاتمیتِ مرتبی کے نظریئے کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لازم نہیں کہ بعد میں آنے والا پہلوں پر فضیلت رکھتا ہو۔

”قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ لفظ خاتم النّبییّن کا معنی عوام تو یہی لیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ زمانے کے لحاظ سے سب نبیوں کے بعد تشریف لائے ہیں اور بس۔ لیکن اہل علم و عقل بخوبی جانتے ہیں کہ محض زمانے کے لحاظ سے پیچھے آنا باعث فضیلت نہیں بلکہ کچھ اوصاف و کمالات ہوتے ہیں جو بعد میں آنے والے کو پہلے لوگوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ ورنہ محض آخر میں آنا اگر فضیلت کا موجب ہوتا تو سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے بعد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ولی آئے ہیں مگر ان کا ہم مرتبہ کوئی نہیں اسی طرح سیّدنا صدیق اکبرؓ کے بعد ہزاروں صحابہ کرامؓ نے سرورِ کائنات علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی لیکن کوئی صحابی آپ کا ہم پلہ و ہم مرتبہ نہیں۔ یہی نہیں بلکہ اگر زمانے کے لحاظ سے بعد میں آنا ہی فضیلت و برتری کے لئے کافی ہوتا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد سرورِ کائنات سے پہلے کئی انبیاء تشریف لائے۔ لیکن ان میں سے کوئی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت نہیں رکھتا۔ جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔“(حافظ عزیز الرحمٰن صاحب: حاشیہ تحذیر الناس۔ صفحہ 41)

دیوبندی عالم کا اقرار ــــ احمدیہ مسلم جماعت خاتمیت مرتبی کا انکار نہیں کرتی

ایک مشہور دیوبندی عالم ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت ختم نبوت کے ایک پہلو "خاتمیت مرتبی" کی قائل ہے جبکہ خاتمیت زمانی کا انکار کرتی ہے۔ یعنی وہ یہ تو مانتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا مرتبہ و مقام سب سے آخری اور بلند ترین ہے لیکن یہ نہیں مانتی کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے عنوان سے انکار نہیں کیا نہ کہیں یہ کہا کہ وہ اور اس کی جماعت حضور کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اس نے ختم نبوۃ کا یہ معنی بیان کیا کہ حضورؐ نبوت کا مرکز ہیں جن سے آگے نبوت پھیلتی ہے اور جو بھی نبوت پائے گا اس پر آپؐ کی نبوت کی مہر ہو گی۔ مرزا غلام احمد اپنی تشریح میں ختم نبوت مرتبی کا عقیدہ رکھتا تھا اور ختم نبوت مرتبی کو ختم نبوت زمانی کے متوازی سمجھتے ہوئے ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کا انکار کرتا تھا۔ اس کے ذہن کے مطابق یہ دو متقابل نظریات تھے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کے پیرو ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔" (مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود۔ ص 16)

خاتمیت مرتبی میں عقیدت زیادہ ہے

"مسلم عوام حضور اکرم ﷺ کے مرتبہ و شان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب وہ قادیانی مبلغین سے سنتے ہیں کہ ختم نبوت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر سارے کمالات ختم مانے جائیں اور یہی حضورؐ کی ختم نبوت ہے تو کئی عوام جوشِ عقیدت میں قادیانیوں کے پنجۂ الحاد میں آجاتے ہیں۔ ختم نبوت زمانی کتنا پختہ عقیدہ کیوں نہ ہو ختم نبوت مرتبی میں عقیدت بہر حال زیادہ ہے اور وہ ظاہر میں لوگوں کو زیادہ کھینچتی ہے۔" (مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود۔ ص۔ 17)

احمدیہ مسلم جماعت خاتمیت زمانی سے یہ مراد نہیں لیتی کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی ان کا زمانہ بھی، نعوذ باللہ، ختم ہو گیا۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا زمانہ تو قیامت تک ممتد ہے:

”چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔کیونکہ جو آخری کام تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔“(چشمۂ معرفت صفحہ 82,83 روحانی خزائن جلد 23 ص 90,91)

مولانا قاسم نانوتوی صاحب خاتمیت زمانی سے یہ مراد لیتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر تمام علوم انتہا کو پہنچ گئے:

”غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دینِ محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہو۔علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہونچ جائیں۔کسی اور نبیؑ کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو احتیاج باقی نہ رہے۔“(مناظرہ عجیبہ ص۔58)

یعنی ان کے نزدیک تکمیل شریعتِ اسلامیہ ہی دراصل خاتمیت زمانی ہے جس کی موجودگی میں کسی دوسری شریعت کی ضرورت و احتیاج باقی نہیں ہے۔بفضلہ تعالیٰ احمدیہ مسلم جماعت بھی اسی خاتمیت زمانی کا اقرار کرتی ہے لہٰذا وہ کسی بھی پہلو سے ختم نبوت کی منکر نہیں ٹھہرتی۔

نبی اکرم ﷺ کی روحانی ابوّت کا اقرار

آیت خاتم النبیین کے بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک ہے کہ اس میں جسمانی ابوّت کی نفی کی گئی ہے اور ”ولکن“ کا لفظ درمیان میں لا کر روحانی ابوّت کا اثبات کیا گیا ہے۔ایک دیوبندی مولوی صاحب اپنا یہی عقیدہ بیان کر رہے ہیں۔

''اس [آیت خاتم النبیین] سے استدلال کرنے سے قبل ایک مقدمہ سمجھ لیجئے کہ علم نحو کا قاعدہ ہے کہ ''لکن'' کے ماقبل اور مابعد میں تضاد ہوتا ہے۔ اور یہاں ''لکن'' کے ماقبل اور مابعد میں تضاد معلوم نہیں ہوتا، اس لئے کہ باپ نہ ہونے اور رسول ہونے میں کوئی تضاد نہیں۔ حالانکہ تضاد کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے اس قول سے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید آپ ہمارے کسی بھی قسم کے باپ نہ ہوں گے۔ اس لئے آگے لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ سے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نسبی باپ تو نہیں مگر دوسری قسم کے باپ ہیں یعنی رسول اللہ ہیں اور روحانی باپ ہیں۔ اور اگر اس مقام کی اس طرح تقریر نہ کی جائے تو کلام میں ربط پیدا نہ ہوگا جو کلام اللہ میں محال ہے۔'' (احسن السوانح۔ مفتی محمد حسن صاحب کے حالات، کمالات کا جامع مرقع۔ صفحہ۔61,60)

ختم نبوت کی پاور

مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے پوتے اور دارالعلوم دیوبند کے متہم قاری طیّب صاحب لکھتے ہیں کہ دجّال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایسا شخص درکار ہوگا جس میں خاتم النبیین کا مکمل عکس اور ختم نبوت کی پاور ہو۔ گویا ختم نبوت کا مطلب نبوت کو ختم کرنا نہیں بلکہ مہر نبوت کی تاثیر سے پیدا ہونے والا ایسا شخص ہے جو دجّال کو شکست دے سکے۔

''لیکن پھر سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبیین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لئے نہ حضورؐ کا دنیا میں تشریف لانا مناسب، نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایانِ شان، نہ زمانہ نبوی میں مقابلہ ختم قرار دیا جانا مصلحت اور ادھر ختم دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی۔ عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برآنہ ہو سکتے تھے جب تک نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے۔ بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک مؤثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کیلئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کر سکے۔ چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔ نہیں بلکہ اس انعکاس کیلئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو، تا کہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے اور ساتھ ہی اس خاتم مطلق کی ختم نبوت میں فرق بھی نہ آئے۔'' (تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام، صفحہ۔228,229، از قاری محمد طیّب صاحب متہم دارالعلوم دیوبند)

غیر احمدی علماء کا متضاد عقیدۂ ختم نبوّت

ایک مشہور دیوبندی عالم قمر احمد عثمانی صاحب حیات و نزولِ مسیحؑ اور ختم نبوت میں صریح تضاد کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان عقائد میں جن کی براہ راست زد عقیدۂ ختم نبوت پر پڑتی ہے حیاتِ مسیحؑ، نزولِ مسیحؑ اور ظہور مہدی کے مزعومہ عقائد شامل ہیں۔ اور ان میں سے حیاتِ مسیحؑ اور نزولِ مسیحؑ کا عقیدہ سر فہرست ہے جس سے عقیدۂ ختم نبوت کی عمارت ہی منہدم ہو جاتی ہے۔''(عقیدہ ختم نبوت اور نزولِ مسیحؑ۔ صفحہ۔5)

''عقیدہ ختم نبوت کی موجودگی میں حیاتِ مسیحؑ اور نزولِ مسیحؑ کا تصور قلب و ذہن میں ہمیشہ ہی کھٹکتا رہا کہ یہ دونوں تصورات ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اگر عقیدہ ختم نبوت برحق ہے تو کسی نبی کے آنے اور دین اسلام کو حقیقی غلبہ دلانے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔''(ایضًا۔ صفحہ 8,9)

سو آیات یا ایک ہی آیت

عام طور پر نبوت کے اختتام کے متعلق زیادہ تر زور احادیث پر دیا جاتا ہے لیکن مفتی محمد شفیع صاحب اپنی کتاب ختم نبوت میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک سو آیات سے ان کے عقیدہ ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مطابق قرآن کریم میں ختم نبوت کے متعلق صرف ایک ہی آیت ہے جو سورہ احزاب کی آیت 33:41 ہے۔

''دیکھئے قرآن مجید میں ختم نبوت کی جو ایک ہی آیت سورہ احزاب میں آئی ہے۔''(رسالہ ''ندائے خلافت'' شمارہ ستمبر 25-19، 2002)

نیا نبی پیدا نہیں ہوگا

نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ آخری زمانہ میں ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ رکھنے سے جو تضاد پیدا ہوتا ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے غیر احمدی علماء بلا دلیل یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پُرانا نبی تو آسکتا ہے لیکن اب نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صاحبزادہ ابراہیمؓ کی وفات پر انہیں نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''أَمَا واللّٰہِ إنه لنبي ابن نبي' اللہ کی قسم یہ ضرور نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے (تاریخ مدینہ دمشق ابن عساکر۔ صفحہ۔145)

یہ سب کا عقیدہ ہے کہ ہر نبی پیدائشی طور پر نبی ہوتا ہے اگرچہ اسے اپنے نبی ہونے کا علم بعد میں ہو۔ مندرجہ بالا حدیث کے مطابق صاحبزادہ ابراہیمؓ نبی تھے تو پھر ایک نبی پیدا تو ہو گیا۔ لہٰذا یہ تاویل بھی، کہ اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، اس حدیث کی رو سے ردّ ہو گئی۔

نبی کا بیٹا لازمًا نبی نہیں ہوتا۔

ایک صحابی حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰؓ سے ایک روایت نقل کر کے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ چونکہ نبی کا بیٹا بھی نبی ہوتا ہے اور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اس لئے صاحبزادہ ابراہیمؓ کو موت آگئی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ نَبِيٌّ مَا مَاتَ ابْنُهُ اِبْرَاهِيمُ (مسند احمد۔اول مسند الکوفیین)

ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ان کے صاحبزادے ابراہیمؓ کو موت نہ آتی۔

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو یہ کوئی اصول نہیں کہ ہر نبی کا ہر بیٹا لازمًا نبی ہوتا ہے۔ انبیائے سابقین علیہم السلام کے بہت سے بیٹے ہوتے تھے لیکن ان میں سے کوئی ایک ہی نبی ہوتا تھا اور کبھی کوئی بھی بیٹا نبی نہیں ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ کہ صاحبزادہ ابراہیمؓ سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے اور بھی بیٹے پیدا ہوئے لیکن کسی کی وفات کے متعلق یہ نہیں کہا گیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ ایک صحابی کا قول ہے جو کہ متفقہ طور پر علماء کے نزدیک حجّت نہیں ہوتا۔

پرانے نبی کی نئی نبوت

غیر احمدی علماء کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت قدیم ہے اس لئے وہ تشریف لا سکتے ہیں جبکہ جدید نبوت والا نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ ان کے اپنے عقیدہ کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی قدیم نبوت کے ساتھ نہیں بلکہ جدید نبوت کے ساتھ تشریف لائیں گے۔ ان کی قدیم نبوت محض بنی اسرائیل تک محدود تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔۔۔ اور وہ رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (آلِ عمران۔3:50)

اور خود وہ بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ۔۔۔

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔۔۔ (الصف۔61:7)

جبکہ اپنی آمد ثانی میں وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے نبی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے جو کہ ایک نئی نبوت اور نیا عہدہ ہے جو انہیں پہلے حاصل نہیں تھا۔

حضرت عیسیٰؑ اب مبعوث نہیں ہوں گے؟

غیر احمدی علماء ایک تاویل یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مبعوث ہونے والے انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی کو بطور نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا جبکہ حضرت عیسیٰؑ نبی اکرم ﷺ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ لیکن ایک حدیث کے مطابق قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰؑ کو بطور نبی مبعوث کیا جائے گا۔

...اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ... جب اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث کرے گا (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجّال)

قرآن وسنّت کی بنیاد پر بیان کئے گئے مندرجہ بالا حقائق جہاں ایک طرف نبی اکرم ﷺ کے مقام خاتم النبیین اور حقیقت ختم نبوت کو واضح کرتے ہیں وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ غیر احمدی علماء کے ان دونوں نکات کے متعلق عقائد مسخ شدہ اور متضاد ہیں اور ان کی بنیاد محض احمدیہ مسلم جماعت کی نفرت، بغض وعناد پر مبنی ہے۔